بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

حسب ڈویژن نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۲

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۲ ظہور ۱۳۴۶ ہش ۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۲۲ اگست ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۸۷

اخبار احمدیہ

○ محترم چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم آف قادیان کے فرزند مکرم چوہدری فضل دین صاحب حال مقیم انگلستان وہاں ایک راہ دار کے حملہ آور ہونے کی وجہ سے خنجر لگنے سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم چوہدری فضل دین صاحب بہت مخلص خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور خود بھی بہت مخلص ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم کے لئے حسب ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں

برائے ربوہ — ۲۲ ستمبر ۱۹۶۷ بروز جمعہ

برائے بیرونجات — ۲۴ ستمبر ۱۹۶۷ بروز اتوار

امتحان کے لئے مقررہ نصاب یہ ہے۔

معیار اوّل:۔ (۱) لیکچر لاہور (۲) نماز جنازہ اور اس کا طریق

معیار دوم۔ لیکچر لاہور کا مضمون سنکر اور دعائیں زبانی یاد ہوں۔

مزید برآں زعما مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نوجوانوں کو خدمت اسلام کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کریں۔ جامعہ احمدیہ میں ستمبر میں داخلہ ہو گا جس کے لئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ اس سے اوپر کی تعلیم والے بھی لئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نوجوانوں کو زندگیاں وقف کرنے کی توفیق دے آمین۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

○ ربوہ ۲۱ اگست۔ یہاں گزشتہ رات سے مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ یقین حاصل کرنا چاہیئے جو اطمینان کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے

بدوں اس کے انسان بالکل ادھورا اور ناقص ہے

"یاد رکھو آئے دن وساوس میں پڑنا ناقص معرفت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ معرفت اور بصیرت تو ایسی شے ہے کہ انسان فرشتوں سے مصافحہ کر لیتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ معرفت جیسی کوئی طاقت نہیں ہے۔ پرندے کہاں تک اُڑ کر جاتے ہیں۔ لیکن معرفت والا انسان ان سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔ اور بہت دُور پہنچ جاتا ہے۔ پس اصل مدعا یہی ہے کہ ہمیں وہ یقین حاصل کرنا چاہیئے جو اطمینان کے درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ بدوں اس کے انسان بالکل ادھورا اور ناقص ہے اور اس کی ترقی کے دروازے بند ہیں۔

ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری پڑا ہوا ہے کہ وہ اپنے وقتوں میں کچھ وقت نکال کر آئیں اور یہاں صحبت میں رہ کر اس غفلت کی تلافی کریں جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور ان شبہات کو دُور کریں جو اس غفلت کا باعث ہوئے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ ان کو پیش کریں اور ان کا جواب ہم سے سنیں۔ بھلا اگر کمزور بچہ جو ابھی دودھ پینے اور ماں کے کنارِ عاطفت کا محتاج ہے اس سے الگ کر دیا جائے تو تم امید کر سکتے ہو کہ وہ بچ رہے گا؟ کبھی نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ انسان کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے مامور من اللہ کی صحبت اس کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ اس سے الگ ہو جائے تو اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت واپسی کے لئے احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں

پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج مورخہ ۲۱ اگست کو یورپ سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہے ہیں وہاں سے حضور انشاء اللہ تعالےٰ ۲۳ اگست کو بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو کر مورخہ ۲۴ اگست بروز جمعرات شام کو ربوہ تشریف لائیں گے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا سفر وحضر میں حافظ وناصر ہو اور حضور اللہ تعالےٰ کی حفظ وامان کے سایہ میں بخیر وعافیت مرکز میں واپس تشریف لائیں آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

دُنیا میں تباہی کی آگ بھڑک رہی ہے۔ آؤ! اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ تلے پناہ لیکر اس آگ سے محفوظ ہوجاؤ

آج دنیا کے پردے پر صرف اسلام ہی ہر لحاظ سے کامل و اکمل اور زندہ مذہب ہے۔

اس کی پیروی سے آج بھی زندہ نشانات اور آسمانی بشارات کا ذاتی طور پر مشاہدہ کیا جاسکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء بمقام لنڈن

لنڈن ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء۔ آج اڑھائی بجے بعد دوپہر حضور نے مسجد فضل لنڈن میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار رفیق احمد طاہر لنڈن)

حضور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

امریکہ سے بھی ہماری جماعت کے چند ممبر یہاں آئے ہوئے ہیں جو صرف انگریزی زبان ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج کا خطبہ اردو کی بجائے انگریزی زبان میں ہی دوں۔

ہم احمدی مسلمان ہیں

اور اللہ تعالیٰ، قرآن مجید اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ پر ہمارا اعتقاد رسمی نہیں ہے بلکہ ہم اسے زندہ خدا سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ ہم میں سے سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں اس کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر روحانی فرزند تھے اور آپ دنیا میں مسیح موعود بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ آپ روحانی و جسمانی بیماریاں دور فرمادیں۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ

اسلام ایک عظیم الشان مذہب ہے

اسلام نے صلح و آشتی کی جو تعلیم دی ہے اس کے مطابق تمام انبیاء سچے نبی تھے اور منجانب اللہ تھے۔ اسی طرح جن مذاہب کی ان انبیاء نے تعلیم دی اور دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی تعلیم رائج کی اور وہ مقبول ہوئی وہ اپنے محدود زمانہ تک قابلِ عمل رہی۔

ان انبیاء میں سے کوئی ایک نبی بھی جھوٹا نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کوئی جھوٹا نبی دنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالےٰ کا قہر جھوٹے مدعی نبوت پر نازل ہوتا ہے وہ اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور اس کے متبعین کو منتشر کر دیتا ہے اور جو انبیاء اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے دنیا میں شہرت حاصل کی اور ایک عالم نے انہیں قبول کر لیا۔ یقیناً وہ خدا تعالےٰ کے برحق فرستادہ تھے۔

اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے

کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان لائیں اور ان کا احترام کریں خواہ وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے ہوں یا دنیا کی کسی اور قوم کی طرف یہی وجہ ہے کہ آج ہم جب کسی مذہب کا انکار کرتے ہیں تو صرف اس کی موجودہ مسخ شدہ شکل اور محرف و مبدل تعلیم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

آج سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو کہ اپنی صحیح تعلیم پیش کر سکتا ہو۔ انسانی ہاتھوں کی دست برد سے یہ مذاہب محفوظ نہیں ہے۔ اور پہلے مذاہب اپنے مذہبی نقطۂ نظر کے لحاظ سے صرف محدود لوگوں کے لئے ہی تھے۔ ان کا مقصد محدود وقت کے لئے سماجی و اخلاقی و روحانی ضروریات پوری کرنا تھا۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ سابقہ انبیاء جنہیں ابتدا میں لاکھوں لوگوں نے صدیوں تک برحق نبی کے طور پر تسلیم کئے رکھا۔ مسلمانوں کا دل ان سب کے لئے جذبۂ احترام و محبت سے معمور ہے۔ کیونکہ ایک سچا مسلمان اس بات پر کامل یقین رکھتا ہے کہ جو مذہبی تعلیم ان انبیاء نے دی تھی وہ اپنی اصل شکل میں ہرگز ہرگز غلط نہ تھی مگر آج محض اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی حقیقی تعلیم بالکل محفوظ ہے اور خدا تعالےٰ نے ان الفاظ میں ابتدا سے ہی اس کا وعدہ فرمایا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کہ یہ شریعت ہم نے ہی نازل کی ہے اور ہم ہی اس کی یقیناً حفاظت کریں گے۔ قرآن مجید کے لاکھوں نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں اور لاکھوں حفاظِ قرآن مجید دنیا میں موجود ہیں جو کہ اس کی حفاظت کا ایک بیّن ثبوت ہیں۔

لاکھوں مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے اسلامی تعلیمات دنیا میں قائم رکھیں۔ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنی جناب سے اسرارِ غیبیہ اور قرآنی نکات معرفت سے بہرہ اندوز کیا

ان مسلمانوں نے اخلاقی و روحانی مسائل کو اپنے اپنے زمانہ میں حل کیا۔

ہمارے زمانہ میں حضرت سیّد و مولا نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل ہماری اصلاح کیلئے مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے اپنی تحریروں اور کلماتِ طیّبات سے یہ ثابت فرمایا کہ تعلیمِ اسلام کامل و اکمل ہے اور اس کا مقابلہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم نہیں کر سکتی۔

زندہ نشانات اور آسمانی بشارات

جو آپ پر ہر روز تائیدِ اسلام میں نازل ہوتے رہے ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ باقی تمام مذاہب ان زندہ نشانوں سے عاری ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ مردہ مذاہب ہیں ہم آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں اور تجلّیاتِ الٰہیہ کا ذاتی طور پر مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

ایک زندہ مذہب کی ایک خصوصیّت یہ ہے کہ وہ کامل و اکمل ہو جس میں انسان اپنے طور پر کوئی اصلاح نہ کر سکے۔

اسلام نے یہ بھی دعوےٰ کیا ہے کہ وہی درحقیقت ایک کامل مذہب ہے جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

اس قسم کا دعوےٰ کسی اَور مذہب نے نہیں کیا۔ نہ ہی تورات نے اور نہ ہی انجیل نے اس بات کا دعوےٰ کیا ہے۔

عہد نامہ قدیم میں

یہ الٰہی وعدہ ہے:۔

"مَیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ مَیں اُسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے تو مَیں ان کا حساب اُس سے لوں گا۔"

(استثناء $\frac{18}{18-20}$)

اگر عہد نامہ قدیم کی تعلیم پر عمل کرنے سے مستقبل کے مسائل کا حل ممکن ہوتا تو کسی نئے نبی کی بعثت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اور خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی تباہیاں اس نبی کے منکرین پر نازل نہ ہوتیں۔

عہد نامہ جدید

نے بھی یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ اس کی تعلیم مکمل ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

"مجھے تم سے اَور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا $\frac{16}{12-13}$)

پس موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ تورات نامکمل کتاب ہے اور ایک موعود نبی کی کامل شریعت کی بشارت دی ہے۔ مسیحؑ نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ان کی تعلیم بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ وہ وقت کامل و اکمل شریعت کے لئے سازگار نہ تھا۔ انسانی دماغ اس بات کا متحمّل نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ کامل شریعت کا مخاطب ہو۔ یہ کوئی بے بنیاد دعوےٰ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کے مخالفین کو چیلنج کیا کہ وہ اسلام کی کامل تعلیم کے مقابلہ میں اپنی تعلیم پیش کریں اور یہ ثابت کریں کہ ان کی تعلیم اسلامی تعلیم سے افضل ہے مگر کسی مذہب کا کوئی نمائندہ بھی میدانِ مقابلہ میں نہ آیا۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ آپؑ سے

ایک عیسائی نے یہ سوال کیا

کہ قرآنِ مجید کے نزول کی کیا ضرورت تھی جبکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت موسےٰؑ سچّے نبی ہیں اور تورات ایک الہامی کتاب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سچ ہے موسےٰؑ خدا تعالےٰ کے نبی تھے اور یہ بھی درست ہے کہ تورات اپنی اصل شکل میں ایک الہامی کتاب تھی لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات کا دَور ختم ہو چکا ہے اور آپ کی تعلیمات کا چشمہ خشک ہو چکا ہے۔ لہٰذا انسان کی روحانی پیاس اس سے نہیں بجھ سکتی۔ آج اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا روحانی سمندر دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ قرآنی علوم کے مقابلہ میں بائبل کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے صرف سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہی کو لے لیجئے ان کا مقابلہ بھی پوری تورات و انجیل نہیں کر سکتے چہ جائیکہ تورات اور انجیل مکمل قرآن کے مقابلے میں ٹھہر سکیں۔

آپ نے عیسائی مبلغین کو للکارا کہ وہ تورات اور انجیل کی تعلیمات کو قرآن کے مقابلے میں پیش کریں۔ صرف سورۂ فاتحہ ہی ایک ایسی جامع اور مکمل تعلیم پیش کرتی ہے جس کے مقابلے میں اُن کی کتُب کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج آج بھی قائم ہے اور مَیں اس بات کا آج بھی اعادہ کرتا ہوں کہ رومن کیتھولک اور عیسائیوں کے دوسرے فرقوں کے سربراہ اس چیلنج کو قبول کریں اور اسلام اور عیسائیت کی سچائی کا فیصلہ کریں۔

اسلام کی دوسری خصوصیّت

جو کہ دنیا کے کسی اَور مذہب کو حاصل نہیں ہے یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ زندہ تعلق اور تازہ معجزات پر مبنی ہے۔

جب یہ دو خصوصیات ایک مذہب میں جمع ہو جائیں اُس وقت اُس کی روحانی روشنی سے سارا عالم جگمگا اُٹھتا ہے اور اس کی ضیاء پاشی سے سارے شک و شبہات دُور ہو جاتے ہیں۔ اور دلوں کو اس کی روشنی یقین اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں نشانات دنیا کے سامنے پیش کئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے اطلاع پا کر پانچ عظیم تباہیوں کے بارے میں پیشگوئی فرمائی وہ پہلی اور دوسری جنگِ عظیم کی صورت میں عظیم الشان

طور سے پوری ہوئیں۔ تیسری ہولناک تباہی کے مہیب آثار آسمان پر ہویدا ہیں جس کے اثرات نہایت ہی خوفناک اور تباہ کُن ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی کہ اس تیسری تباہی کے ساتھ غلبۂ اسلام کا زمانہ بھی وابستہ ہے۔

اس تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان سچے راستے کو اختیار کرے اور وہ راستہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر عنقریب اِس دنیا پر نازل ہونے والا ہے۔ تباہی کی آگ بھڑک اُٹھی ہے آؤ اور استغفار کے آنسوؤں سے اس آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کو سرد کرو۔ آؤ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم کے ٹھنڈے سائے تلے پناہ حاصل کرلو۔ اُٹھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرو۔ آؤ۔ اگر تم اس بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

حضور نے خطبہ ثانیہ کے دوران اردو میں انگلستان کے احمدی احباب جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"مَیں آپ کو

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مکرم و محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اس ضمن میں بڑی محنت سے کام کیا ہے اور بہت سے دوستوں نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف توجہ کی ہے۔

اگر احمدی مستورات ڈنمارک کی مسجد کا تمام خرچ برداشت کر سکتی ہیں تو مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ انگلستان کے احمدی بھائی فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں کیوں اس رقم سے کم چندہ پیش کریں جو احمدی بہنوں نے ڈنمارک کی مسجد کے لئے دی ہے۔

مَیں

محبت و پیار کی ایک مثال

آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک دن دفتر نے (ملاقات کے پروگرام کے دوران) مجھے اطلاع دی کہ ایک بزرگ دوست گجرات سے آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ اتنے ضعیف اور بوڑھے ہیں کہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے۔ مَیں نے پیغام بھجوایا کہ اگر وہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے تو مَیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نیچے اُتر سکتا ہوں۔ مَیں سیڑھیاں اُتر کے ان کے پاس گیا۔ وہ کھڑے ہوگئے اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہوں نے اپنی جیب یا دھوتی کی گرہ سے ایک رومال نکالا اور اُسے کھول کر مجھے ۱۴۰/- روپے دیئے کہ یہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا چندہ ہے مَیں گجرات سے چل کر صرف یہی چندہ دینے آیا تھا۔

ایک غریب آدمی جس کی ساری پونجی شاید وہی تھی وہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں گجرات سے چل کر ربوہ آکر وہ رقم پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں دعویٰ محبت ہو وہاں اُس کے مطابق عمل بھی ہونا چاہیئے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ مولوی قدرت اللہ صاحب ۲۰ر ستمبر تک ابھی یہاں ٹھہریں گے۔ آپ فاؤنڈیشن کی طرف توجہ کریں۔

مَیں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مستقبل قریب میں اس سے بھی بڑی قربانیوں کا مطالبہ کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت جماعت

ایک نازک دَور

میں داخل ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ بشارتیں جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا تھا ہماری زندگی میں ہی پوری ہوں تو ہمیں عظیم الشان قربانیاں دینی ہوں گی۔ اتنا اشارہ ہی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ سینکڑوں دوست حضور کے کلماتِ طیّبات سُننے اور حضور کی زیارت کرنے کے اشتیاق میں دُور و نزدیک سے آئے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے دل اپنے محبوب امام کی محبت و الفت سے لبریز ہیں۔ نمازِ جمعہ اور خطبہ میں بعض غیر ملکی غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے اور حضور کے خطبہ سے مستفید ہوئے۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں مشن کے ہال میں موجود تھیں انہوں نے بھی حضور کے پُر معارف خطبہ سے استفادہ کیا۔

نئے زمین نئے آسمان بنتے ہیں

خدا کے بندے خدا کا نشان بنتے ہیں
انہیں کی سانس سے زندہ جہان بنتے ہیں
غلامِ صاحبِ لولاک ہو تو اُس کے لئے
نئے زمین نئے آسمان بنتے ہیں
نقاب اُٹھاتے ہیں رخسارۂ حقیقت سے
خدا کے حرف کے جب ترجمان بنتے ہیں
جلاتے ہیں سرِ راہ حکمتوں کے چراغ
خدا پکارے تو اس کی زبان بنتے ہیں
زمانہ ہوتا ہے تنویر جب قریب الموت
رضائے حق سے مسیح الزمان بنتے ہیں

قرآنی انوار

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جو حضور نے قرآن مجید کے انوار و برکات کے متعلق دیئے تھے نظارت اصلاح و ارشاد نے "قرآنی انوار" کے نام سے عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر ۲۶×۲۰/۸ سائز کے ۱۰۸ صفحات پر شائع کئے ہیں۔ ہدیہ ایڈیشن آرٹ پیپر پر فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے اور عمدہ سفید کاغذ پر ۸۸ پیسے کے حساب سے نظارت اصلاح و ارشاد سے مل سکتا ہے جماعتیں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ بھجوائے جاسکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حدیث النبی

191

اذان کے وقت کی دُعا

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ:۔ علی بن عیاش نے ہم سے بیان کیا۔ کہا شعیب بن ابی حمزہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن منکدر سے۔ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اذان سننے کے وقت یہ دعا کی۔ کہ اے اللہ جو اس دعوۃ تامہ اور اس قائم ہونے والی نماز کا رب ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر قسم کی کامیابی کا ذریعہ عطا فرما اور ہر طرح کی برتری عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تو قیامت کے دن میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

دعائے مذکورہ بالا میں اذان ایک دعوۃ تامۃ قرار دی گئی ہے یعنی ایک ایسی دعوت جو اصول دین کے لحاظ سے اپنے اندر مکمل ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اعلان ہے یہ ایک حقیقتِ بینہ ہے۔ جس میں کوئی شبہ نہیں۔ انسان ایک انسان کے سامنے سر اٹھا سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا یہ تقاضا ہے کہ سب کے سر اس کے حضور اور اس کی اطاعت میں جھک جائیں۔ مذہب کی بنیاد یہی اصل ہے۔ اس کے مطابق انسان کا فرض ہے کہ وہ پہلے اپنے تمام باطل معبودوں کا انکار کرے خواہ یہ معبود آسمان کے فرشتے ہوں یا اس کے خود ساختہ زمینی دیوتا اور بت یا اسکے اپنے نفس کا شیطان جو اسکو صراط مستقیم سے ادھر ادھر لے جانے کی تحریک کرتا ہے یہ پہلا اعلان ہے جس سے اسلام اور تمام انبیاء اور اہل اللہ کی ہدایت شروع ہوتی ہے۔ جب تک باطل نہ ہٹے حق کی جگہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ کلمہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ (یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں) میں باطل معبودوں کی نفی ہے اور کلمہ اِلَّا اللّٰهُ میں اللہ تعالےٰ کی توحید اور اسکے ساتھ محبت کے تعلقات قائم کرنے کا اقرار ہے۔ اللہ تعالےٰ کے معنی وہ ذات جو اپنے کمالات کی وجہ سے محبت و اطاعت کی سزاوار ہے۔ شہادت کے معنی علم کی بناء پر دل کے یقین سے کسی بات کا اقرار و اعلان کرنا۔ اسلام کی تعلیم کی رُو سے محض اقرار کچھ چیز نہیں بلکہ اقرار درحقیقت وہ ہے جو شاہدہ کا درجہ رکھتا ہو۔ یہ مشاہدہ تجلیات الٰہیہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ صرف چند ہی الفاظ میں کسی خوبی کے ساتھ دین کے اصل الاصول کا علمی و عملی پہلو واضح کر کے دکھایا گیا ہے۔ دنیا میں سوائے اسلام کے کسی مذہب کو بھی یہ فخر حاصل نہیں کہ اس نے نہایت ضبط اور یقین کے ساتھ ایسے جامع و مانع الفاظ میں اپنے اصل الاصول کو پیش کیا ہو۔ اگر مذاہب نے لیا کیا ہوتا۔ تو نہ مشرکانہ خیالات کبھی ان کی اصولی تعلیم کو مسخ کرتے۔ اور نہ وہ ایک زمانہ کے بعد انسان کو خدا بنا بیٹھتے۔ محمد رسول اللہ سے پہلے تمام دعوتیں اپنی اسی خامی کی وجہ سے ناقص اور ناکام رہیں۔ مگر آپ نے اپنے تبلیغی اعلان میں صرف اسی امر پر ہی بس نہیں کیا کہ اپنے دین کے اصل الاصول کو واضح الفاظ میں پیش فرمایا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی احتیاطاً اپنے منصب سے متعلق اس اعلان کی بھی ضرورت سمجھی کہ الفاظ (اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کو بھی بار بار دہرایا جائے میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہے۔ تاکہ گذشتہ قوموں کی طرح غلطی سے پیغامبر ہی کو خدا نہ سمجھ لیا جائے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ محمد اللہ کے پیغام پہنچانے والے ہیں اور جس خوبی سے آپ نے پیغام توحید پہنچایا وہ آپ ہی اپنی مثال ہے۔ یہ کلمات سنتے ہوئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا یہ اعلان دعوۃ تامہ کہلانے کا مستحق نہیں کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں نفی و اثبات سے کامل توحید پیش کی گئی ہے اور اسکے ساتھ کلمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں پیغمبر کے درجہ کو واضح کیا گیا ہے تاکہ آپ کے

پیغام میں ابہام کا کوئی شائبہ باقی نہ رہے۔ پس اسلام کی تعلیم کا بنیادی اصل اذان کے مذکورہ بالا کلمات میں باتم وجوہ موجود ہے اور اس کی تعلیم کا جو عملی حصہ ہے وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کے الفاظ میں وہ نماز کیا ہے جس کی طرف پیغمبر اسلام کی ندا تیرہ سو سال سے بندگانِ خدا کو شب و روز بلا رہی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ندامت و پشیمانی اور محبت و شوق کی آگ ہے جو شہوات نفس کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ جیسا کہ صلوٰۃ کا ماخذ و اشتقاق اسی مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔ نماز دل کا ایک گداز ہے جس کا اثر بدن کے رونگٹے رونگٹے میں سرایت کرتا اور انسان کو خشوع و خضوع اور استغراق و محویت کے مقام پر پہنچاتا ہے (مَثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ... اَلْاٰيَة (سورۃ الزمر: ۲۳) نماز اللہ تعالیٰ کی محبت کا نہایت شیریں اور مصفّیٰ پانی ہے جو نفس کی کدورتوں کو دھو کر انسان کو پاک و صاف کر دیتا ہے (المائدہ) نماز انسانی روح کا وہ معراج ہے جس کے ذریعے سے انسان کامل عبودیت میں اپنے نفس کھو کر اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ (البقرہ: ۱۳۹)

غرض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ندائے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ آپ کی دعوت کے عملی پہلو کا اعلان کرتے ہوئے تمام بنی نوع انسان کو روزانہ اس کامل عبودیت کی طرف بلا رہی ہے۔ جس میں انسانی کمالات کا راز پنہاں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ حَيَّ کے معنی آؤ۔ بڑھو۔ لپکو علی الصلوٰۃ اس نماز کی طرف جس کی کامل تشریح قرآن مجید میں کی گئی ہے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی ندا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعوت کے عملی نتائج کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اَلْفَلَاحِ کے معنی مکمل کامیابی اَلْ استغراق کا ہے جو ہر قسم کی دینی و دنیاوی کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔ اسلام سے پہلے مذاہبِ عالم کی دعوت کا سارا انحصار نجات پر تھا۔ یعنی غموں اور دکھوں سے رہائی پانا۔ قرآن مجید نے بھی لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کہہ کر اس کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ اَلْفَلَاح کا ابتدائی مرحلہ ہے اور اسے فَوْز کے نام سے موسوم کیا ہے کیونکہ گناہ یا دکھ درد سے صرف رہائی گو اچھی بات ہے۔ مگر یہ منتہائے مقصود نہیں بلکہ دنیاوی اور روحانی نعمتوں کا وارث ہو جانا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ امت اسلامیہ کے ہر فرد کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اذان سنکر اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ کے الفاظ سے صفتِ ربوبیت سے مخاطب ہو اور اس پیغام حق کی کامل ترقی کے لئے دُعا کرے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ تمام قومیں وحدت کی لڑی میں منسلک ہو کر اپنی وہ نماز قائم کریں۔ جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اَلْقَائِمَةِ کے معنی صحیح جس میں کوئی نقص نہ ہو۔

اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الوسیلہ سے اگرچہ ہر قسم کے اسباب مراد ہو سکتے ہیں جو دعوتِ تامہ اور صلوٰۃِ قائمہ کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن چونکہ الوسیلہ کا ال تعیین و تخصیص کے لئے بھی ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں الوسیلۃ سے مراد وہ مسیح موعود ہے۔ جس کی بعثت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور مسیح کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے آپ کی دعوت کو تمام ادیان پر برتری حاصل ہو گی۔ اور دنیا کی تمام قومیں اقرار کریں گی کہ مقام محمود پر کھڑا ہونے کا حق صرف ایک ہی انسان کو ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (مفردات النفسی) الفضیلۃ کا لفظ اسی موعودہ برتری کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں بایں الفاظ وارد ہوا ہے هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصف: ۱۰) اور مفسرین اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ اس غلبہ اور برتری کی پیشگوئی مسیح موعود کے ذریعے سے پوری ہوگی۔ پس اَلْفَضِيْلَةَ اور مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ کے دو قرینے پوری وضاحت کے ساتھ الوسیلۃ کے مفہوم کی تعیین کرتے ہیں۔ کہ اس سے مراد کونسا وسیلہ ہے۔ جس کے ذریعے سے آپ کی دعوت پایہ تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالےٰ نے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کہکر مقام محمود پر آپ کو فائز کرنے کا وعدہ فرمایا ہے وہاں اسکے ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا (بنی اسرائیل) میرے لئے اپنے حضور سے ایک ایسا سلطان مبعوث کر جو ہر معنی میں پورا پورا مددگار ثابت ہو۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

مغرب سے طلوع شمس کی پیشگوئی اور اس کا ظہور

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۸) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پیشگوئی کے یہ معنے بیان فرمائے ہیں کہ مغربی ممالک جو عرصہ سے ضلالت میں مبتلا ہیں اب اسلام کی روشنی سے منور کئے جائیں گے۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت و کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ ... ... اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدا تعالےٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہی لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالےٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۶-۵۱۵)

آج واقعات اس امر کی تصدیق کر رہے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے طلوع شمس کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے رنگ میں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے چنانچہ آج مغربی ممالک کے ہزاروں ایسے باشندے ہیں جو اسلام قبول کر چکے ہیں اور دن رات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں مصروف ہیں۔

مغربی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے مقدس کام کو اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے شروع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے کام میں فوق العادت برکت ڈالی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج یورپ کے مختلف ممالک میں لاکھوں روپیہ کے مصرف سے عظیم الشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے مندرجہ بالا حوالہ میں تحریر فرمایا ہے ان ممالک کے بہت سے راستباز لوگ اسلام کا شکار ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

ایک مشہور مسلمان مؤرخ شیخ محمد اکرام صاحب ایم اے یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوششیں صرف انگلستان تک محدود نہیں بلکہ انہوں نے کئی دوسرے ممالک میں بھی اپنے تبلیغی مرکز کھولے ہیں۔ احمدیوں اور قادیانیوں نے اس حقیقت کو پالیا کہ اگرچہ آج اسلام کے سیاسی زوال کا زمانہ ہے لیکن عیسائی حکومتوں میں تبلیغ کی اجازت کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسا موقع بھی حاصل ہے جو مذہب کی تاریخ میں نیا ہے اور جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے ... ... یہ خیال قوم کے مطمح نظر کو بلند کر کے ایک نئی روحانی زندگی کا باعث ہوگا۔" (موج کوثر صفحہ ۳۰۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ کے حالیہ سفر یورپ کی وجہ سے بھی یورپ میں تبلیغ اسلام کے کام کو کافی تقویت پہنچی ہے چنانچہ مغربی ممالک کے متعدد اخبارات نے یہ لکھا کہ یورپ میں احمدی مبلغین کی آمد اور مساجد کی تعمیر عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے کیونکہ پہلے یورپ کے عیسائی مناد ایشیا میں جا کر عیسائیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے مگر اب احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں خود یورپ کی سرزمین مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گئی ہے چنانچہ ڈنمارک کے ایک اخبار نے لکھا

"یہ ایک حقیقت ہے کہ ڈنمارک جو پہلے بیرونی دنیا میں عیسائی مناد بھیجا کرتا تھا اب خود اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گیا ہے یہ صورت حال ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے"

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل یورپ کے سینے اسلام کے لئے کھول دے تاکہ اسلام کی برکات سے وہ مستفید ہوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مغرب سے طلوع ہو کر ان ممالک کو اپنی زندگی بخش روشنی سے منور کر دے جو صدیوں سے کفر و شرک اور الحاد و دہریت کی ظلمات میں مبتلا ہیں۔

حقائق و لطائف

اِحیائے ایمان بالغیبؑ

مغربی تہذیب پر تنقید کرتے ہوئے عہد حاضر کے مغربی مورخ فلاسفر جناب آرنلڈ جے ٹائن بی اپنے ایک مضمون میں جو دو سال ہوئے شائع ہوا تھا لکھتے ہیں کہ:-

"فنی کمالات بجائے خود حکمت و بقا کے لئے کوئی ضمانت نہیں ہیں تمدن جب کبھی خود اپنی صنعیاتی مہارتوں کے دلدادہ ہو کر رہ گئے تو اس وقت انہوں نے اپنے قدم خودکشی کی طرف بڑھائے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ جدید تمدن کے اس رجحان کو بدلنا ناممکن ہے کوئی بات بھی ناممکن نہیں لیکن یہ اسی صورت میں قابل عمل ہے کہ اہل مغرب آلات پر نگاہیں مرتکز کرنے کی بجائے وسیع تر تخلیقی اقدامات کی طرف متوجہ ہوں ہماری یہ سائنسی ترقی صنعتی دور کے چیلنج کا تخلیقی جواب نہیں بلاشبہ ایک عمدہ اور مؤثر جواب ہے۔ لیکن جو مسائل ہمیں درپیش ہیں وہ اس نوعیت کے نہیں کہ ان کا جواب تجربہ گاہوں سے دیا جا سکے۔ یہ اخلاقی مسائل ہیں اور سائنس اخلاق کے دائرہ میں کوئی دخل نہیں رکھتی تمام عظیم الشان تاریخی فیصلے ہمیشہ اخلاقی فیصلے ہی ہوتے ہیں۔ فنی صلاحیتیں تو خیر و شر دونوں کے لئے یکساں کارآمد ہیں یہ امر بہرحال طے ہونا چاہیئے کہ ان صلاحیتوں کو کس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ درحقیقت سائنس کے میدان میں ہماری پیش قدمی روحانی قوتوں کے لئے ایک نئی کسوٹی پیدا کرتی ہے جن اکیس تمدنوں کا میں نے مطالعہ کیا ہے انہیں پلٹ کر دیکھتے ہوئے انسان کی قابلیت سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ دنیاوی فوائد کو اپنا منتہائے مقصود قرار دینے کے بعد پھر کوئی خوش آئند اخلاقی فیصلے کر سکتا ہے ہاں نوع انسانی کی محبت ایک تاریخی طاقت ہے لیکن وہ بھی صرف اس حالت میں جب کہ وہ ایک فطری نتیجہ ہو۔ خداوند تعالےٰ سے گہری محبت کا۔ پس دور حاضر کی سب سے اہم اور شدید ضرورت مافوق الطبیعی ذات پر ایمان کا احیا ہے" (ماخوذ)

اس تمام تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ یورپ نے اس وقت جو صنعتی اور سائنسی ترقی کی ہے اس میں اس قدر منہمک ہو گیا ہے کہ اس نے اخلاقی اقدار کو بالکل نظرانداز کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ مادی ترقی کی صلاحیتیں فی ذاتہٖ نہ اچھی ہی ہیں نہ بری تاہم ان کے چنگل سے رہائی پانا آسان بھی نہیں۔ اس عظیم مؤرخ نے موجودہ مغربی تہذیب کی تباہیوں سے بچنے کا جو علاج بتلایا ہے وہ ہے:-

"مافوق الطبیعی ذات پر ایمان کا احیا"

یہ دانائے مغرب اتنی بحث اور اتنی عمر تاریخ اور فلسفہ پر غور کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہے یہ وہ نتیجہ ہے جس کا قرآن کریم نے اپنی پہلی آیۃ ہی میں ذکر فرمایا ہے یعنی

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ
اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ - (البقرہ)

یعنی یہ کتاب قرآن کریم بلاشبہ متقین کے لئے ہدایت ہے جو غیب یعنی مافوق الطبیعی ذات پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جو اس زمانہ میں بھی انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکتی ہے لیکن اس کے لئے انسان کو متقی ہونا لازمی ہے یعنی ایسا انسان جو سنجیدگی سے اس کتاب کی ہدایات پر عامل ہونے کی کوشش کرے۔

دار القضاء کی طرف سے ضروری اعلان

بورڈ قضاء نے ہدایت کی ہے کہ آئندہ ہماری قضاء میں کوئی تحریر پنسل سے لکھی ہوئی قبول نہیں کی جائے گی۔ اس لئے جو دوست قضاء میں کوئی درخواست یا کسی درخواست دعویٰ کا جواب دیں یا کسی اور مضمون کی چٹھی لکھیں وہ سیاہی سے لکھی ہوئی ہو ورنہ اسے مسترد کر دیا جائے گا۔ امراء صاحبان اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں اس کا اعلان فرما کر ممنون فرماویں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

192

رشتہ ناطہ کی مشکلات اور ان کا حل

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

قومیں ایک دن میں نہیں بنتیں۔ قوموں کا بننا اور بگڑنا آئندہ نسلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اچھی نسلیں قوم کی عمارت کو استوار اور مستحکم کرتی ہیں۔ کردار کے لحاظ سے کمزور اولادیں قوم کے تنزل اور انحطاط کا باعث ہوتی ہیں۔

مذہب اسلام ایک کامل دین ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ اس نے جہاں اس بات کی تلقین فرمائی کہ اولاد کی تربیت کا خاص اہتمام کیا جائے اور وہ ذرائع بتائے جن سے اولاد کی صحیح تربیت ہوتی ہے۔ وہاں اس نے اس مرکزی نقطہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ اولاد کے اچھے یا بُرے ہونے کا بڑا انحصار بیویوں پر ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے شادی کے لئے خاص قوانین مقرر فرمائے ہیں۔

اسلام کے مطابق کسی مسلمان مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مشرکہ عورت سے شادی کرے۔ مومنوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ مومن عورتوں سے شادی کریں۔ آزاد مومن عورتیں ہوں یا ایماندار لونڈیاں ہوں۔ اگر یہ صورت میسر نہ ہو تب ضرورت کے وقت شریعت نے مسلمان مردوں کو اہلِ کتاب عورتوں سے شادی کی اجازت دی ہے۔ مسلمان عورتوں کے لئے یہی قانون ہے کہ ان کی شادی ہمیشہ مسلمان مرد سے ہو۔ غیر مسلم مرد سے مسلمان عورت کا نکاح جائز نہیں ہے۔ اس قانون کے اندر بھی درحقیقت یہی راز ہے۔ کہ بچے ماؤں سے متاثر ہوتے ہیں اور اگلی نسلوں کی تربیت کا دارومدار زیادہ تر ماؤں پر ہوتا ہے۔

مسلمانوں نے جب تک اسلامی قوانین کی پابندی کی ان کی قوم کا مستقبل درخشندہ رہا۔ مگر جب انہوں نے اسلامی قوانین کو نظرانداز کردیا جن میں ایک قانونِ نکاح بھی ہے تو ان کی حالت گرتی چلی گئی۔ اسلامی معاشرہ میں کئی قسم کے خلل واقع ہوگئے۔ اب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرماکر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی بنیاد قائم فرمائی ہے۔ ضرورت ہے کہ احمدی جماعت اس بات کا اہتمام کرتی رہے۔ کہ ان کی نسلیں نیک اور متقی ہوں اور ان کی صحیح تربیت کی جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ مرد نیک اور با اخلاق اور صحیح عقائد رکھنے والی عورتوں سے شادی کریں۔ اور نیک، با اخلاق اور صحیح عقائد رکھنے والے مردوں سے اپنی بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ کی شادی کریں اور دینداری کو ہر پہلو سے مقدم رکھا جائے۔ ان ہدایات کا نتیجہ یہ ہؤا کہ جماعت کا معیار تقویٰ بلند تر ہوتا گیا۔ اور نئی نسل احمدیت واسلام کے جھنڈے کو تھامنے کے قابل ہوگئی۔

کچھ عرصہ سے بعض حلقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات کو نظر انداز کرنے کے باعث جماعتی طور پر رشتہ ناطہ کے معاملات میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔ ہوتا یوں ہے کہ قابل احمدی لڑکوں کے لئے اس کے غیر احمدی رشتہ دار فوراً رشتہ کا انتظام کر دیتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ قابل اور اہل علم احمدی لڑکیوں کے لئے رشتہ کے حصول میں دقت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ رشتہ داری کی وجہ سے وہ احمدی نوجوان کئی دفعہ کمزور ہوجاتا ہے۔ اور اس کی آئندہ نسل تو بالعموم غیر احمدی ماں کے اثرات لے لیتی ہے۔ یہ ایک دوہری مشکل ہے جو جماعت کو پیش آرہی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ اور اسباب بھی ہیں۔ جو رشتہ ناطہ کی مشکلات کا باعث ہیں۔

رشتہ ناطہ کی ان مشکلات کا ایک بڑا سبب دنیاداری ہے۔ دینی روح کے کمزور ہوجانے کی وجہ سے کئی خاندان رشتہ ناطہ میں دین کو مقدم رکھنے کی بجائے مال و دولت کو مقدم رکھتے ہیں۔ یا ظاہری وجاہت کو ترجیح دیتے ہیں۔ یا ہندو تمدن کے زیر اثر بنی ہوئی ذات پات کو مقدم کر لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں میں خاصی دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا کے نوجوانوں میں ایک عام رجحان یہ پیدا ہو رہا ہے کہ اول تو شادی کی ہی نہ جائے اور اگر کی جائے تو خاصی عمر کے بعد

احمدی نوجوان بھی معاشرہ میں رہتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض اس غلط نظریہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور کافی دیر تک ان کی شادی نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں ایک باعث رشتہ ناطہ کی دقتوں کا یہ ہے۔ کہ لوگ لڑکیوں کو اندھا دھند اعلیٰ تعلیم دینے کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اور غیر موزوں عمر تک اس سلسلہ کو جاری رکھتے ہیں۔ پھر ان میں یہ لالچ پیدا ہوجاتا ہے کہ لڑکی ملازم ہو جائے۔ اور اس کی آمدنی آنے لگے۔ لڑکیوں کو بھی شوق پیدا ہوجاتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کی دیکھا دیکھی شادی سے پہلے عرصہ دراز تک ملازمت اختیار کرلیتی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم بری چیز نہیں اور نہ ہی اسلامی قانونِ پردہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے ملازمت حرام ہے۔ لیکن لمبی عمر تک لڑکیوں کا بغیر شادی کے رہنا معاشرہ کے لئے بھی، والدین کے لئے بھی اور خود لڑکیوں کے لئے بھی مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ ان امور کے علاوہ ایک بڑی دقت رشتہ ناطہ کے معاملہ میں جہیز اور مہر وغیرہ کے معاملہ میں غیر اسلامی رسوم کی پابندی ہے۔ اور یہ درحقیقت دنیاداری ہی کا ایک رنگ ہے۔

ان تمام مشکلات کا حل یہ ہے کہ

اوّل: شادی کے معاملہ میں خاص طور پر دینداری کو مقدم کیا جائے مالی حالت، ظاہری حسن اور حسب و نسب کا لحاظ رکھنا منع نہیں۔ لیکن دینداری کو سب پر مقدم رکھنا واجب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ شادی کرنے میں عورت کے مال، اس کے حسب، اس کے جمال اور اس کے دین کو دیکھا جاتا ہے۔ اے مومن مرد (خدا تیرا بھلا کرے) تو دیندار عورت سے شادی کرنے میں اپنی کامیابی سمجھ۔

پھر حضور نے ایک اور حدیث میں فرمایا۔

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (ترمذی)

ترجمہ۔ جب تمہیں ایسے شخص کی طرف سے رشتہ کا پیغام ملے۔ جس کی دینداری اور جس کے اخلاق کو تم پسند کرتے ہو۔ تو اس کی شادی ضرور کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد پھیل جائے گا۔

ان ارشادات نبویہ سے ظاہر ہے کہ شادی کے معاملہ میں سب سے مقدم رکھی جانے والی چیز عورت اور مرد کی دینداری اور اخلاق ہیں۔ اگر جماعت شعوری میں اس معیار تقویٰ کو پوری طرح اختیار کرے۔ اور اسے مقدم رکھے تو بہت سی مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔

دوم: لمبی دیر تک شادی نہ کرنے کا رجحان قطعی طور پر غیر اسلامی رجحان ہے اور غیر طبعی بھی۔ جس سے دینی نقصان کے علاوہ کئی اخلاقی خرابیاں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ.

ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لڑکی کے سلسلہ میں بھی فرمایا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:۔

فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ۔

ایسا ہی حضورؐ نے لڑکی کے سلسلہ میں بھی فرمایا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:۔

وَ لَمْ یُزَوِّجْھَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذَالِکَ عَلَیْہِ۔

(البیہقی بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ باپ کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کرے اور ان کے بالغ ہونے پر ان کی شادی کا انتظام کرے ورنہ وہ بھی گناہ میں شریک گردانا جائے گا۔

پس جو لوگ دانستہ یا نادانستہ طور پر بلوغت کے بعد دیر تک لڑکوں لڑکیوں کی شادی کا انتظام نہیں کرتے وہ ایک غیر اسلامی فعل کے مرتکب ہیں۔ اگر اس رجحان کو روک دیا جائے جو نوجوانوں کے دیر تک غیر شادی شدہ رہنے کا ہے یا ملازمتوں وغیرہ کی وجہ سے لڑکیوں کا لمبے عرصہ تک ازدواجی زندگی اختیار نہ کرنے کا ہے تو رشتہ ناطہ کی مشکلات کا حل نکل آتا ہے اور جماعت کی مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔

سوم:۔ ذات پات کا امتیاز سراسر غیر اسلامی ہے۔ خاندان اور قبائل صرف شناخت کا ذریعہ ہیں عزّت کا معیار اسلام میں تقویٰ ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات) ہماری جماعت میں داخل ہونے والے لوگ مختلف طبقات سے اور مختلف فرقوں سے آتے ہیں۔ وہ اپنی سوسائٹی کو چھوڑ کر اس نئی اسلامی سوسائٹی میں شامل ہوتے ہیں۔ اب ان کی رشتہ داریاں احمدیوں کے درمیان ہی ہونی چاہئیں اور یہ بات تبھی ہو سکتی ہے کہ جب جماعتِ احمدیہ میں بلالحاظ غربت و امارت اور بلالحاظ قومیت و زبان باہم رشتے ہوتے رہیں۔ اور اسلامی زندگی صحیح نہج پر رواں دواں ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے درمیان یہ کیفیت نمایاں نظر آتی ہے مگر کچھ عرصہ سے جماعت کی تعداد بڑھ جانے کے باوجود رشتہ ناطہ کی مشکلات کا احساس پیدا ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ جیسا میں ذکر کر چکا ہوں قومیتوں کا غلط سوال بھی ہے۔ رشتوں میں عادات اور اخلاق کو ضرور دیکھا جانا چاہیئے۔ مگر غیر اسلامی اور نام کی قومیت کی وجہ سے ہمیں اپنے لئے مشکلات نہیں پیدا کرنی چاہئیں۔ پس تیسرا حل یہ ہے کہ ذات پات کے معاملہ میں صحیح اسلامی مسلک جماعت کے سامنے نہایت واضح اور نمایاں طور پر پیش کیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اسلام کے دورِ اوّل کی طرح ہمارے ہاں قومی تفاخر کی بجائے صحیح اسلامی معیار تقویٰ رواج پذیر ہو گا اور ہماری آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت ہو سکے گی۔

چہارم:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ نِصْفَ الدِّیْنِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔ (البیہقی)

کہ شادی کرنے سے نصف دین کامل ہو جاتا ہے باقی نصف کے لئے انسان کو فکر کرنا چاہیئے۔ پھر آپ نے نوجوانوں کو شادی کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:۔

یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَ اَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَ مَنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ۔

(بخاری)

کہ نوجوانوں کو شادی کرنی چاہیئے اس سے عفت کی زندگی نصیب ہوتی ہے اور غضِ بصر کی توفیق ملتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نوجوان کو شادی میسر نہ ہو اسے اپنے نفس پر ضبط رکھنے کے لئے روزے رکھنے چاہئیں۔

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ اسلام ہر حال میں عفت کی زندگی کی تلقین فرماتا ہے۔ شادی بیاہ کے لئے غیر معمولی اخراجات کا بوجھ ڈالنا یقیناً اسلامی رُوح کے خلاف ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور وہ سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً۔

(البیہقی)

کہ جس نکاح میں فریقین پر کوئی غیر معمولی بوجھ نہ پڑے وہ نکاح اپنی برکات کے لحاظ سے نہایت عظیم الشان ہوتا ہے۔ پس ہمارے ہاں شادیاں فضول خرچی کے بغیر ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کی رسوم اختیار نہ کی جائیں۔ نہ غیر معمولی مہروں کا مطالبہ ہو نہ جہیز وغیرہ کے متعلق غیر اسلامی مطالبات کئے جائیں بلکہ سادگی سے اسلامی روح کے مطابق نکاح اور شادی ہونی چاہیئے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگر مندرجہ بالا چار باتوں کو مدِّنظر رکھا جائے تو رشتہ ناطہ کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور اولاد کی صحیح تربیت کا فریضہ ادا ہو جاتا ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

شاد باد اے ناصرِ دینِ متیں

شاد باد اے ناصرِ دینِ متیں — شارحِ آیاتِ قرآنِ مبیں
سبطِ مہدیؑ و مسیحائے زماں — مصلحِ موعودؓ کے پورِ مہیں
خادمِ خیر الرسل خیر الانامؐ — باغبانِ بوستانِ شاہِ دیںؐ
شہسوارِ راہِ عرفان و ہدیٰ — دمبدم رُوح القدس تیرا امیں
تیرا سینہ مخزنِ اسرارِ حق — ہر ادا تیری ہے دلکش دلنشیں
تیرے رخ سے ضوفشاں حسنِ ازل — غنچہ لب، شیریں دہن روشن جبیں
ہے خجل خورشید، شرمندہ قمر — خاتمِ دیں کے ہو تابندہ نگیں
باغِ دیں میں تجھ سے ہے تازہ بہار — خرّم و خنداں گلاب و یاسمیں
خوشنوائی سے تری ہر دل ہے شاد — مرحبا اے عندلیبِ باغِ دیں
ارضِ مغرب میں ہیں ذی القرنینِ وقت — کیوں نہ پھر بالا ہو یورپ کی زمیں
کفر و باطل سے ہے تُو زور آزما — ہے مقدر میں تیرے فتحِ مبیں
مطلعِ مغرب کی یہ تاریکیاں — رفتہ رفتہ دُور ہوں گی بالیقیں
داخلِ اسلام ہوں گے فوج فوج — وادیٔ ڈینوب و ولگا کے مکیں
تیری ہیبت سے ہؤا ہے سرنگوں — دشمنِ انسان شیطانِ لعیں

شاد زی اے جانِ من سلطانِ دیں
بر تو بادا فضلِ ربّ العالمیں

(عاجز عظیم آبادی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

لجنات اماء اللہ کا سب سے بڑا فرض
ناظرہ اور ترجمہ قرآن مجید کا کام

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جماعت کو بار بار قرآن مجید کی تعلیم کو رائج کرنے کی طرف توجہ دلانے کے نتیجہ میں الحمد للہ جماعت میں ایک رَو چل پڑی ہے اور قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی طرف نمایاں توجہ ہے لیکن ابھی تک تمام لجنات نے اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو نہ پوری طرح سمجھا ہے اور نہ ادا کیا ہے۔

گزشتہ اجتماع کے موقع پر بھی تمام نمائندگان جو یہاں آئی تھیں ان کو بھی توجہ دلائی تھی کہ ہر لجنہ کی حسن کارکردگی کا فیصلہ بھی اس بات پر ہوگا کہ کس لجنہ نے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ سکھانے کی طرف کس قدر توجہ دی ہے۔

آج کل تمام سکولوں اور کالجوں میں چھٹیاں ہیں۔ ہر لجنہ اماء اللہ کوشش کرے کہ چھٹیوں کے جو یہ بقیہ پندرہ بیس روز ہیں ان میں دس یا پندرہ روز تربیتی کلاس لگائیں جس میں تمام مستورات اور بچیوں کی دینی تعلیم کا جائزہ لیا جائے قرآن مجید باترجمہ پڑھا کر آئندہ پڑھنے کا شوق پیدا کیا جائے۔ تمام اصولی عقائد مع دلائل سکھائے جائیں۔ گرمیوں کی تعطیلات میں صرف کراچی۔ سرگودہا۔ جہلم اور پشاور کی طرف سے تربیتی کلاس لگنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ابھی تعطیلات کا کچھ عرصہ باقی ہے تمام شہر کوشش کریں کہ ان کے ہاں ان دنوں میں تربیتی کلاس کا اجراء ہو جائے لیکن یاد رہے کہ قرآن اور دینی علم صرف دس یا پندرہ دنوں میں نہیں سکھا جا سکتا۔ ہر لجنہ اماء اللہ مستقل ایسا انتظام کرے کہ جو ناظرہ نہیں جانتیں ان کو ناظرہ پڑھایا جائے اور جو ناظرہ جانتی ہیں ان کو قرآن مجید کا ترجمہ پڑھایا جائے۔ یہ کام ایک مسلسل محنت چاہتا ہے۔ جب تک ہماری جماعت کی ہر خاتون اور ہر بچی ترجمہ نہیں پڑھ لیتی قرآن مجید کے مطالب اور احکام سے واقف نہیں ہو جاتی ہماری تسلی نہیں ہونی چاہیے۔

پس اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات کی عہدہ داران کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں خواہ وہ گاؤں کی ہیں یا قصبہ کی یا شہر کی کہ وہ باقاعدگی سے ناظرہ اور ترجمہ قرآن کی کارکردگی ارسال کیا کریں اور اس سلسلہ میں جو ترقی ہو وہ بھی تا ان کے کام کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جاتی رہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی طرف کما حقہٗ توجہ دیں۔ جس کے نتیجہ میں انوار الٰہی کی ہم پر بارش ہو۔ آمین اللّٰھم آمین۔

آئیں مرے حضور، خدا خیر سے لائے

مکرم احسن اسماعیل صاحب صدیقی۔ گوجرہ

جاتے ہو بہت دُور، خدا خیر سے لائے!
اے ہستی پُر نور، خدا خیر سے لائے۔

دیکھی نہ گئی تجھ سے زمانے کی جہالت
دل غم سے ہوا چُور، خدا خیر سے لائے

کس صدق سے میدانِ عمل میں اُتر گیا!
اِک مومنِ غیور! خدا خیر سے لائے

پھر تیرے دم سے پھیل جائے شرق و غرب میں
دین مبین کا نُور، خدا خیر سے لائے

اک نعرۂ توحید ہاں اے مردِ مجاہد
باطل کو ذرا گھور، خدا خیر سے لائے

تُو کامیاب و کامراں لوٹے خدا کرے
دشمن رہیں مقہور، خدا خیر سے لائے

آنکھیں بچھا رہا ہے تری راہ میں یہاں۔
ہر مردِ باشعور، خدا خیر سے لائے

بے چین و بے قرار ہے آقا! ترے بغیر
یہ قلبِ ناصبور، خدا خیر سے لائے

آنکھوں میں تیرے حسن سے پھر روشنی سی ہو
دل کو مِلے سُرور، خدا خیر سے لائے

احسنؔ! شبانہ روز دُعا کر رہا ہوں!
آئیں مرے حضور، خدا خیر سے لائے

(آمین)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	صبح ۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	دوپہر ۱۲-۱۵	۱۳-۰۰	۱۳-۲۰	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	۳-۲۰	۴-۰۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۲۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	بعد دوپہر ۲-۱۵	۱۳-۱۵	۱۲-۱۵	۱۴-۱۵	۱۶-۱۵	۱۸-۰۰
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	صبح ۲-۴۵	۹-۴۵	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا						صبح ۶-۲۰	بعد دوپہر ۲-۳۰	(مینجر یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا)				

درخواستِ دُعا

میری لڑکی ایک عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے۔

جملہ بھائی اور بہنیں دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

(فضل بی بی۔ محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

حب اٹھرا۔ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے ۱۶/ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

انسپکٹران بیت المال کی معائنہ رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ بعض جماعتوں کے سیکرٹریان مال رسید بک سے روزنامچہ کو پُر کرنا کافی سمجھتے ہیں کھاتہ کو نامکمل رکھتے ہیں یا لکھتے ہی نہیں بعض ہر دو کھاتہ جات یعنی روزنامچہ اور کھاتہ جماعت کو پُر نہیں کرتے جب بقایا جات کا سوال آتا ہے تو ایسی جماعتوں کے پاس کھاتہ تو مکمل ہوتا نہیں لکھ دیتی ہیں کہ بقایا کا علم نہیں کہ کس کس کے ذمہ کس قدر ہے اور کس سال کا ہے اسلئے وصولی مشکل ہے حالانکہ ہدایت یہ ہے کہ رجسٹر کھاتہ ہمیشہ مکمل رکھا جائے اور اسکے اندراج سے عہدیداران کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس رجسٹر کو ہر وقت مکمل رکھنے کے بغیر کسی عہدیدار کا یہ دعویٰ کروہ چندوں کی وصولی کے لئے خاطر خواہ جدوجہد کر رہا ہے قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کسی شخص سے جو رقم قابل وصول تھی اس میں سے کتنی وصول ہوچکی ہے اس وقت تک۔ کون مان سکتا ہے کہ اس شخص سے بقایا رقم کا مطالبہ کیا گیا ہوگا۔ یہ رجسٹر ہر لحاظ سے عہدیداران کی کارگزاری کا پیمانہ ہے۔ اگر کسی وقت کسی جماعت کا کھاتہ رجسٹر غیر مکمل حالت میں پایا جائے تو یہ اس امر کا ثبوت ہوگا کہ اس عرصہ میں اس جماعت کے عہدیداران سست۔۔۔ غافل رہے ہیں کیونکہ تحریری ریکارڈ کے بغیر محض یادداشت کی بنا پر صحیح مطالبہ قائم کرنا ہرگز ہرگز ممکن نہیں اس صورت میں یہ خیال تو کیا جا سکتا ہے کہ شاید ماہوار چندے کا مطالبہ کرتے رہے ہوں۔ لیکن جو ناغے ہو گئے اور بقائے رہ گئے تھے۔ ان کی طرف سے تو آنکھیں بہرحال بند رہیں گی۔ پس یہ صورت یعنی روزنامچہ اور کھاتہ جماعت کو مکمل نہ کرنا نہایت خطرناک اور نقصان رساں ہے اور جو جماعتیں ان کی طرف سے غفلت کرتی ہیں ان کا یہ طرز عمل ہمیشہ جماعتوں کے تنزل کا باعث بنتا ہے تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ جن جماعتوں کے عہدیدار صدر جماعت اور سیکرٹری کھاتہ جات میں باقاعدگی سے اندراج نہیں کرتے۔ ان کی چندہ کی وصولی کی رفتار عموماً سست ہوتی ہے۔ پس کھاتہ جات کو ہر وقت مکمل رکھنے اور ان کے مطابق لگاتار وصولی کی جدوجہد پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہوگا۔ کیونکہ اس کے بغیر ترقی کرنا تو الگ رہا کوئی جماعت اپنا پہلا قدم بھی برقرار نہیں رکھ سکتا۔

بیشتر جماعتوں کے سیکرٹریان مال ان کھاتہ جات کو مکمل رکھتے ہیں۔ لیکن کافی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے عہدیدار بغیر کسی عذر کے روزنامچہ خصوصاً کھاتہ جماعت کو پُر نہیں کرتے ایسے سیکرٹریان مال سے میری التماس ہے کہ وہ اس خدمت کو انعام الٰہی سمجھتے ہوئے کما حقہ سرانجام دے کر خدا تعالیٰ کے موعود اجر کے مستحق بنیں اور اگر کوئی عہدیدار اپنی ذمہ داری کے ادا کرنے کے لئے کسی مجبوری۔ معذوری یا سستی کی وجہ سے وقت نہ دے سکتا ہو تو مناسب یہ ہے کہ مقامی جماعت میں اپنی معذوری پیش کر کے اپنی جگہ دوسروں کے لئے خالی کر دے۔ محض اعزازی طور پر کسی عہدہ کو سنبھالے رکھنا اور کام نہ کرنا ناپسندیدہ طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خدمت کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ پھر کیوں صحیح طریق پر کام کر کے ثواب حاصل نہیں کرتے۔ براہ مہربانی کھاتہ جات میں رسید بکس سے ہر ماہ اندراج کر لیا کریں۔ پھر جن کی طرف سے چندہ نہیں آیا ان سے بروقت اور بر موقعہ وصولی کا انتظام کریں تو خاطر خواہ وصولی ہو سکتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ورنہ اگر وقت پر وصولی نہ کی جائے تو بعد میں جب دینے والے کے پاس کچھ نہ رہے اس وقت مطالبہ کرنا بے فائدہ ہوگا بلکہ اس طرح تو چندہ دینے والا بقایا دار بن جائے گا اور ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ نادہندگی تک نوبت پہنچ جائے۔ لیکن اگر ملازم پیشہ احباب سے تنخواہ ملنے کے وقت اور زمینداروں سے فصل اٹھانے کے وقت نہ صرف ایک دفعہ بلکہ جب تک وصولی نہ ہو جائے بار بار مطالبہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ خاطر خواہ کامیابی نہ ہوگی۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کھاتہ جات مکمل رکھے جائیں اور جن احباب سے چندہ نہ آیا ہو ان سے بروقت بار بار مطالبہ کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اپنے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

اپنے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی پر بعض طلباء اور طالبات نے از خود اطلاع دفتر ہذا کو موصول ہوتی ہے۔ ان چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لیا ہے۔ ان کی دوسری فہرست درج ذیل ہے اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کے لئے پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۹۔ عزیزہ امۃ الرافع بنت صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب ربوہ ۔۔ ۱۰ ـــ

۱۰۔ عزیزہ مسرت افردوس صاحبہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا ۔۔ ۱ ـــ

۱۱۔ عزیز نوید اظہر ابن شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ گنج مغلپورہ لاہور ۔۔ ۵ ـــ

۱۲۔ عزیزہ ناہید اظہر ابن " " " " ۔۔ ۵ ـــ

۱۳۔ عزیز میر خالد سلیم فرخ ابن میر ظفر علی صاحب وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ ۔۔ ۱ ـــ

۱۴۔ عزیز نسیم احمد ابن ملک محمود احمد صاحب معرفت ملک محمد شفیع صاحب نو شہر دی ربوہ ۔۔ ۱۰ ـــ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

شوریٰ انصار اللہ (جو امسال مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ ماہ اکتوبر کو بر موقعہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں منعقد ہوگی انشاء اللہ) میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ قواعد کی رو سے ہر مجلس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اراکین کی مجموعی تعداد کے ہر بیس یا اس سے کم افراد پر ایک نمائندہ منتخب کرے۔ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین اضلاع۔ زعماء اعلیٰ اور زعماء اپنے عہدہ کے لحاظ سے مجلس شوریٰ انصار اللہ کے رکن ہوں گے۔ وہ مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہ ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام بھی شوریٰ انصار اللہ کے رکن ہوں گے مجالس کو چاہیئے کہ وہ حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے اس کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں۔ نیز ایسے صحابہ کرام کے اسماء گرامی بھی مرکز میں بھجوائے جائیں جو اجتماع میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔

قائد عمومی

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

حب مقوی مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون ۳۴

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریکی طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

[redacted]

مسل نمبر ۱۸۸۹۸

ملک محمد لوٹا ولد میاں بخش قوم بھٹی پیشہ کوچوان عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دارالنصر ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان ابقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک قطعہ زمین سکنی واقعہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ قیمتی ۶۰۰/- روپیہ۔ مذکورہ قطعہ میں میرے لڑکوں نے تین کمرے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کمروں کا ملبہ میرے لڑکوں کا ہے۔ اور قطعہ زمین میرا خرید کردہ ہے جو کہ دس مرلہ پر مشتمل ہے۔

(۲) ایک تانگہ مع گھوڑا قیمتی ۸۰۰/- روپیہ

میں اپنی مذکورہ بالا جائداد و قطعہ زمین قیمتی ۶۰۰/- اور تانگہ مع گھوڑا ۸۰۰/- روپیہ کل میزان ۱۴۰۰/- روپے یعنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری ماہوار آمد کم و بیش از تانگہ ۴۰/- روپے ہو جاتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا محمد لوٹا تانگہ بان محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ سراج الدین۔ صدر محلہ دارالنصر ربوہ

گواہ شد محمد صادق سب انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۹۹

رضیہ رشیع بنت شیخ رشیع الدین احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۴½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۳۹-۷ پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس۔ کراچی نمبر ۲۹ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑا وزن ایک تولہ

(۲) انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزن ایک تولہ

(۳) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ

(۴) ہار طلائی ایک عدد وزن تین تولہ۔

کل وزن ۶ تولہ مالیتی ۷۲۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز بر وقت وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت بمد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے فقط ۲۶ فروری ۶۷ء

الامۃ: رضیہ رشیع بقلم خود

گواہ شد:۔ منیر ملک ولد ملک عزیز احمد صاحب ناظم آباد۔ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رشیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

شرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ!
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ بنا رکھا ہے۔ مجسم اشتہار بنا ہوا ہے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲/-

کھوئی ہوئی طاقت
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج ہے۔
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸/- روپے

ادویہ ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور

کالی دوا
فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف جگر، تلی، اور تلی کی تمام امراض یرقان ضعف جگر بھوک کمی خون ہاتھ پاؤں پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کے لئے خدا کے فضل سے سو فیصدی اور کامیاب علاج ہے۔
دواخانہ رحمت ربوہ

حب زعفران
سید محمد افضل شاہ صاحب مومن کلاتھ ہاؤس فرماتے ہیں میں نے نور شفاخانہ کی حب زعفران شروع کیں تو دوسرے دن ہی توانائی اور چستی پیدا ہو گئی اور جسم ہلکا ہلکا معلوم ہوتا ہے پندرہ دن کا کورس ۷/- روپے
شربت فولاد خون پیدا کرنے کے لئے فی بوتل ۵/- روپے
حکیم عبدالواحد نور شفاخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

اعلان

احباب اور طالبات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ سید عبدالجلیل صاحب کراچی سے واپس آ رہے ہیں۔ میٹرک الیف اے اور بی اے کی انگلش کی کوچنگ کلاسز شروع کر دی جائیں گی۔ مستحق طلباء کو فیس میں خاص رعایت دی جائے گی امتحان میں کامیابی انشاء اللہ سو فیصدی یقینی ہے۔

معرفت میاں رفیق احمد دارالصدر ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ اگست کا چندہ بھجوا دیں۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ ماہ اگست کا چندہ فوراً مرکز میں بھجوا دیں۔ اگست ہمارے سال کا دوسرا مہینہ ہے اس لئے مجالس کے ذمہ بقائے ہیں ان کو بھی کلیئر کر دیا جائے۔

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے ۱۵/- نور نظر (لاثانی سرمہ) پچیس روپے ۲۵/- خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(۱۶ر اگست تا ۲۱ر اگست)

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ فرمانے اور متعدد تقاریر، پریس ملاقاتوں نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن انٹرویو کے ذریعہ وہاں کی اقوام تک پیغام حق پہنچانے کے بعد ۲۱ر اگست بروز پیر بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہے ہیں۔ وہاں سے حضور انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ر اگست کو بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو کر ۲۴ر اگست جمعرات کی شام کو ربوہ تشریف لائیں گے۔

احباب التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیر و عافیت مرکز میں واپس تشریف لائیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے جملہ مقاصد میں عظیم الشان کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۔ مورخہ ۱۸۔ اگست کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے جملہ احباب جماعت کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اس امر پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یورپ میں نہایت کامیابی کے ساتھ پیغام حق پہنچانے اور وہاں اشاعت و تبلیغ اسلام کے موجودہ نظام کو وسیع کرنے کے امکانات کا جائزہ لینے کے بعد عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے یاد دہانی کے رنگ میں احباب کو حضور کی بخیر و عافیت مرکز میں واپس تشریف آوری کے لئے بالالتزام دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

محترم مولانا صاحب موصوف نے احباب کو ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی آپ نے فرمایا احباب کا دلی محبت و عقیدت کے جذبہ کے تحت اپنے امام ہمام کے استقبال کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے لئے سراپا شوق و انتظار ہونا بالکل بجا اور درست ہے اور انہیں ایسا ہی ہونا چاہیئے تاہم محبت و عقیدت کا ایک یہ بھی تقاضا ہے کہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آرام کا خیال رکھیں اور استقبال کے وقت ذوق و شوق کے عالم میں ایسا طریق اختیار نہ کریں کہ جو حضور کے لئے کسی لحاظ سے بھی تکلیف کا موجب ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ محترم امیر صاحب مقامی کی طرف سے استقبال کے انتظامات سے متعلق جو ہدایات دی جائیں ان کی پوری پوری پابندی کی جائے

۳۔ گزشتہ ہفتہ مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد روزانہ مجلس تلقین عمل کا انعقاد عمل میں آتا رہا جس میں روزانہ ایک مختصر علمی تقریر ہوتی رہی۔ گزشتہ ہفتہ مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت، مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم اے نے اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

۴۔ علمی تقریروں کا جو اجلاس ۱۹ر اگست کو ہونا تھا وہ ملتوی کر دیا گیا تھا اجلاس کے انعقاد کی آئندہ تاریخ کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ربوہ تشریف لانے کے بعد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

۵۔ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کلکتہ میں ان دنوں سخت بیمار ہیں۔ پہلے تو دائیں ٹانگ میں عرق النساء کی وجہ سے شدید تکلیف رہی۔ پھر بجلی کے علاج سے اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ لیکن بجلی اور موسم کی گرمی سے کمر میں دانے نکل آئے۔ جن میں سے ایک خوفناک صورت اختیار کر گیا۔ مسلسل پندرہ روز سے بخار آ رہا ہے اور غذا بھی نہیں رہی۔ وہ نہایت کمزور ہو گئے ہیں۔

احباب جماعت مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

۶۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال جملہ مجالس انصار اللہ کے لئے ہفتہ تربیت و اصلاح مورخہ ۲۵ر اگست سے ۳۰ر اگست تک مقرر کیا گیا ہے۔ ہر مجلس انصار اللہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان ایام میں مقررہ مضامین پر مناسب تقاریر کا انتظام کرے۔ ہر مجلس کے زعیم کی یہ ذمہ داری ہے مقرر پہلے سے نامزد کر لئے جائیں۔ مقررہ مضامین حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جماعت کی رشتہ ناطہ کی مشکلات کا حل
۲۔ خلافت کا مقام اور اس سے وابستگی۔
۳۔ لین دین اور تجارتی دیانت داری کا اہتمام
۴۔ مجالس انصار اللہ کے قیام کا مقصد۔
۵۔ قرآن مجید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق
۶۔ خادموں اور ملازموں سے سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم

مرکزی قیادت تربیت کی طرف سے علماء سلسلہ سے ان مضامین پر مختصر نوٹ لکھوائے گئے ہیں جو طبع کرا کر آج کل زعماء مجالس کے نام بذریعہ ڈاک بھجوائے جا رہے ہیں۔ تقریر کرنے والے دوست ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

تمام زعماء مجالس انصار اللہ کا فرض ہے کہ اس ہفتہ تربیت کو پوری باقاعدگی سے اور موثر رنگ میں منائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پورے خلوص سے خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔

نوٹ: اجتماعات کی رپورٹیں مرکزی دفتر میں بھجوائی جائیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

لاہور میں وکلاء سے صدر ایوب کا خطاب

لاہور ۱۹۔ اگست۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اپنے دفاع کے معاملہ میں پوری طرح چوکنا ہے اور ہر حملہ آور کو اپنی سرحدوں سے دھکیل دینے کی طاقت رکھتا ہے انہوں نے کہا ہم تین طاقتوں سے گھرے ہوئے ہیں اور امریکہ جیسی بڑی طاقت کے اس علاقہ میں مفادات ہیں اس لئے ہمیں معقول خارجہ پالیسی پر چلنا اور بڑی سوجھ بوجھ سے کام لینا ہوگا۔ صدر نے کہا کہ بھارت دنیا بھر سے اسلحہ کے انبار جمع کر رہا ہے۔ ان حالات میں ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم ہر وقت چوکنے رہیں گے اور اگر ہماری مقدس سرزمین پر حملہ ہوا تو حملہ آور کو مار کر باہر نکال دیں۔ وہ کل یہاں گورنر ہاؤس میں وکلاء کے ایک وفد سے خطاب کر رہے تھے۔

لاہور مسلم لیگ کے عہدیداروں سے صدر ایوب کا خطاب

لاہور ۲۱۔ اگست۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے محفوظ رکھا جائے گا اور ملک کو ہر قیمت پر ترقی دی جائے گی۔ پوری قوم کا یہ اجتماعی فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر ملک کی ترقی کے لئے کام کرے۔ صدر مملکت نے یہ بات کل لاہور مسلم لیگ کی تمام شاخوں کے عہدیداروں کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں تقریر کرتے ہوئے کہی۔

صدر ایوب نے مسلم لیگ کے عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اب اجتماعی ترقی کے لئے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی کی نعمت سے سرفراز کیا ہے اور ایک بہت بڑا ملک عطا کیا ہے۔ اس لئے ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی ترقی کے لئے مشترکہ جدوجہد کریں۔ اور اسے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھیں۔

عرب ممالک کے وزراء کے فیصلے

بیروت ۲۱ر اگست۔ بغداد میں عرب ممالک کے اقتصادی امور، تیل اور خزانہ کے وزراء کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ عرب تین ماہ کے لئے ساری دنیا کو تیل کی سپلائی بند کر دیں۔ اور اس مدت کے خاتمہ کے بعد بھی اسرائیل کے دوست ملکوں کو تیل کی فراہمی شروع نہ کی جائے۔ کانفرنس کل رات ختم ہو گئی۔ اس میں جو فیصلے اور سفارشات کی گئی ہیں عرب سربراہی کانفرنس ان پر غور کرنے کے بعد ان کی توثیق کرے گی۔

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر بشارت احمد نے ماہ ستمبر میں ایف آر سی ایس (F.R.C.S.) کا امتحان دینا ہے اور میرے چھوٹے بیٹے عزیزم خلیل احمد نے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت عزیزان کی اعلیٰ کامیابی اور آئندہ نمایاں ترقیات کے لئے دعا فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بیگم ڈاکٹر سردار علی صاحب ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴